خُوف اور اُمّید

20-January-2023

جمعہ کے اجتماع میں ہونے والا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئِمّہ مساجِد کے تحت مساجد کے لئے

20 جنوری، 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

خُوف اور اُمِّید

اس بیان میں آپ جان سکیں گے…

- ✿..رَحْمٰن اور رَحِیْم کا معنٰی
- ✿..سب سے آخری جنتی
- ✿..مُعَاشرے میں مایُوسی کی مثالیں
- ✿..فقیر کو دھتکارا تو خُود فقیر بن گیا

پیشکش: اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَة (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک جَلَّ شَانُہٗ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (پارہ:22، سورۂ احزاب:56)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

حافِظ قسطلانی رَحمۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک اپنے جلال، عظمت، بلند شان اور انتہائی بے نیاز ہونے کے باوُجود اپنے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجتا ہے، فرشتے ہمیشہ عبادت میں مَصرُوف رہنے اور اللہ پاک کا قُرب پانے کے باوُجود درود بھیجتے ہیں، (اے لوگو!) تم تو محبوبِ خُدا، سرورِ انبیا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے محتاج ہو، تمہیں اُن کی شَفَاعت چاہیے، اُنہی کی برکت سے تم دُنیا میں عِزت پاتے ہو، اُنہی کی برکت سے آخرت میں کامیابی پاؤ گے، لہٰذا تم زیادہ حق دار ہو کہ اپنے مُحسِن و غمخوار آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر کَثرت سے درود پڑھو...!![1]

تم سے جہاں کا نِظام تم پہ کروروں سلام
تم پہ کروروں ثَنا تم پہ کروروں درود

[1]...مسالک الحنفا، مطلبِ اول، صفحہ:82۔

نافع و دافع ہو تم شافع و رافع ہو تم	تم سے بس اَفزوں خُدا تم پہ کروروں درود[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سورۃ الفاتحہ، آیت:2اور 3 کی وضاحت

پارہ:1، سُورۂ فاتحہ، آیت:2اور 3، اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ﴿۳﴾ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:3،2)	ترجَمۂ کنزالایمان: بہت مہربان رحمت والا روزِ جزا کا مالِک۔

سُورۂ فاتحہ کی پہلی آیتِ کریمہ میں ہمیں اللہ پاک کی حَمد و ثَنا کا حکم دیا گیا اور بتایا گیا کہ اللہ پاک رَبُّ الْعالَمین ہے، وہی تمام جہانوں کا خالِق بھی ہے، مالِک بھی ہے اور وہی تمام جہانوں کو پالنے والا بھی ہے۔ اب سُورۂ فاتحہ کی آیت:2اور 3 میں اللہ پاک کی بے پناہ رحمت کا اور اس بات کا بیان ہے کہ اللہ پاک روزِ جزا کا مالِک بھی ہے۔

خوف اور اُمّید دونوں ضروری ہیں

قرآنِ کریم میں اَکْثَر مقامات پر یہ حکمت بھرا انداز ہے کہ جہاں رَبِّ کائنات کی بے پناہ رحمتوں کا ذِکْر ہوتا ہے، اس کے ساتھ ہی اللہ پاک کے عذاب، اس کے غضب اور اس کی گِرِفْت کا بھی ذِکْر کر دیا جاتا ہے، مثلاً ایک مقام پر اللہ پاک نے بشیر و نذیر آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرمایا:

نَبِّئْ عِبَادِیْۤ اَنِّیْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُۙ﴿۴۹﴾ وَ اَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ﴿۵۰﴾ (پارہ:14، سورۂ حجر:50،49)	ترجَمۂ کنزالایمان: خبر دو میرے بندوں کو کہ بے شک میں ہی ہوں بخشنے والا مہربان اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔

---

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:269 ملتقطاً۔

قرآنِ کریم کے اس مبارک اُسلوب سے یہ پتا چلتا ہے کہ ایک مسلمان کے لئے اللہ پاک کی رحمت سے اُمّید رکھنا بھی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے غضب اور خفیہ تدبیر سے خوف زدہ رہنا بھی لازِم اور ضروری ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام امام محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب مِنْھَاجُ الْعَابِدِیْن میں خوف اور اُمّید کو عَقَبَۃُ الْبَوَاعِث کا نام دیا ہے یعنی خَوف اور اُمّید وہ چیزیں ہیں جو انسان کو عِبَادت پر اُبھارتی ہیں۔ **اس لئے ایک نیک اور عبادت گزار، اچھا مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اللہ پاک کی رحمت سے اُمّید بھی رکھیں اور اس کی خفیہ تدبیر سے، اس کے غضب سے خوف زدہ بھی رہیں۔**

سُورۂ فاتحہ جو پُورے قرآن کا خُلاصہ ہے، اس میں بھی یہی انداز رکھا گیا، اللہ پاک نے اپنی بے پناہ رحمتوں کا بھی ذِکْر فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی بتادیا کہ وہ روزِ جزا کا مالِک بھی ہے، لہٰذا اُس کی پکڑ، اس کی بارگاہ میں پیشی کا خوف بھی کرتے رہو!۔

رحمتِ خداوندی کا بیان

چنانچہ اپنی بے پناہ رحمتوں کا ذِکْر کرتے ہوئے رَبِّ کریم نے فرمایا:

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:2) | ترجَمہ کنزالایمان: بہت مہربان رحمت والا۔

رَحْمٰن اور رَحِیْم کا معنٰی

رَحْمٰن اور رَحِیْم یہ دونوں الفاظ لفظِ رَحْم سے بنے ہیں۔ رَحْم کا معنٰی ہے: مہربانی کرنا، فضل اور اِحسان کرنا۔[1] عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک نے اپنی بے پناہ رحمتوں کے بیان کے لئے اپنی 2 صِفَات (رَحْمٰن اور رَحِیْم) کو ذِکْر فرمایا، اس میں اِشارہ ہے کہ اللہ پاک کی

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:2، جلد:1، صفحہ:52 ملتقطاً۔

رحمت اس کے غضب پر حاوِی ہے۔[1] حدیثِ قدسی میں ہے: سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ غَضَبِیْ یعنی میری رحمت میرے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔[2]

سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ	جب سے تُو نے سنا دیا یا رَبّ!
آسرا ہم گناہگاروں کا	اور مضبوط ہو گیا یا رَبّ![3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی بے پناہ رحمتوں کا بیان

حدیث کی مشہور کُتُب بُخاری اور مُسْلِم کی روایت میں ہے، رحمتِ دوجہان، سرورِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کی 100 رحمتیں ہیں، اُن میں سے صِرْف ایک رحمت اللہ پاک نے جِنّوں، انسانوں، جانوروں اور کیڑے مکوڑوں وغیرہ میں اُتاری، اِسی سبب سے یہ آپس میں ایک دُوسرے پر رَحْم کرتے ہیں۔[4]

یعنی اس دُنیا میں جہاں کہیں، جس انداز سے بھی رحمت، بھائی چارے، اِحْسان اور مہربانی کے رویّے موجود ہیں، وہ سب اللہ پاک کی صِرْف ایک قسم کی رحمت کا اَثَر ہے ❁ ماں اپنے بچوں سے پیار کرتی ہے، یہ بھی اُسی رحمتِ اِلٰہی کا ظہور ہے ❁ باپ کے دِل میں اپنے بچوں کے لئے شفقت ہے، یہ بھی اُسی رحمت کا ظہور ہے ❁ ننھی سی چڑیا اپنی چونچ میں دانہ اُٹھائے میلوں میل اُڑتی ہے، گھونسلے میں پہنچ کر اپنے بچے کے مُنہ میں دانہ ڈال دیتی ہے،

1 ... جمع الوسائل فی شرح الشمائل، جلد: 1، صفحہ: 3۔
2 ... مسلم، کتاب التوبہ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالٰی، صفحہ: 1055، حدیث: 2751۔
3 ... ذوقِ نعت، صفحہ: 85۔
4 ... مسلم، کتاب التوبہ، باب فی سعۃ رحمۃ اللہ تعالٰی، صفحہ: 1056، حدیث: 2752۔
بخاری، کتاب الادب، باب جعل اللہ الرحمۃ مئۃ جزء، صفحہ: 1497، حدیث: 6000۔

یہ پیار، یہ محبّت، یہ جذبۂ ایثار و قربانی بھی اُسی رحمتِ اِلٰہی کا ہی ظُہور ہے ❁ یہاں تک کہ وَحْشی جانور، شیر، چیتا وغیرہ جن کا کام ہی چِیرنا پھاڑ کرنا ہے، یہ بھی اپنے بچوں پر مہربان ہوتے ہیں، یہ بھی اُسی رحمتِ اِلٰہی کا ظہور ہو رہا ہے۔

رنج و آلام کو ٹالتا ہے خدا
بے سہاروں کو پالتا ہے خدا

بھر کے سُورج میں نُور کی کرنیں
خاکداں کو اُجالتا ہے خدا

اپنے نُورِ کرم سے انساں کو
تیرگی سے نکالتا ہے خُدا

روزِ قیامت 100 رحمتوں کا ظہور ہو گا

رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِس دُنیا میں اللہ پاک نے اپنی 100 رحمتوں میں سے صِرف ایک قِسْم کی رحمت اُتاری ہے، روزِ قیامت اللہ پاک اپنی 100 کی 100 رحمتیں پُوری فرما دے گا۔ (1)

اَللہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! جب ایک رحمت کا یہ اَثَر ہے کہ ماں اپنے بچے کے لئے جان تک قربان کرنے کو تیار ہو جاتی ہے تو اُن 100 رحمتوں کا اَثَر کیا ہو گا...؟

سب سے آخری جنتی

مُسْلِم شریف کی روایت میں ہے: آخری شخص جو جنّت میں داخِل ہو گا، وہ کبھی چلے گا، کبھی گرے گا، کبھی آگ اُسے جھلسائے گی، آخِر یہ آگ سے نجات پا جائے گا، اب اس کے سامنے ایک خوبصُورت درخت ظاہِر ہو گا، (قریب ہی ایک پانی کا چشمہ جاری ہو گا)، بندہ عرض کرے گا: مولیٰ! مجھے اس درخت کے قریب کر دے، میں اس کے سائے میں بیٹھوں، وہاں

1 ...مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ اللہ تعالٰی، صفحہ: 1056، حدیث: 2753 ملتقطاً۔

چشمے سے پانی پیوں۔ ربِّ کریم فرمائے گا: اگر یہ عطا کر دیا جائے تو تُو کچھ اور مانگے گا؟ بندہ وعدہ کرے گا کہ مولیٰ! اس کے سِوا کچھ نہ مانگوں گا، چنانچہ اسے درخت کے قریب کر دیا جائے گا، یہ اس کے سائے میں بیٹھے گا، چشمے کا پانی پیئے گا۔ اب اسے پہلے والے درخت سے زیادہ خوبصُورت درخت نظر آئے گا، اس کا دِل للچائے گا، صبر نہ ہو سکے گا، مالکِ کریم کی بارگاہ میں عرض کرے گا: مولیٰ! اُس درخت کے قریب کر دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے اِبْنِ آدم! تُو نے وعدہ کیا تھا کہ مزید کچھ نہیں مانگے گا۔ بندہ دوبارہ وعدہ کرے گا: مولیٰ! (ایک کرم اور فرما)، اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس کی عرض قبول ہو گی اور اسے دوسرے درخت کے سائے میں پہنچا دیا جائے گا، یہ یہاں بیٹھے گا، چشمے کا پانی پیئے گا، اب اسے جنّت کے دروازے کے قریب ایک درخت نظر آئے گا، جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصُورت ہو گا، اس کا پھر دل للچائے گا، صبر نہ ہو سکے گا، بندہ پھر عرض کرے گا: مولیٰ! مجھے اس درخت کے قریب کر دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: تُو نے وعدہ کیا تھا کہ مزید کچھ نہ مانگے گا، بندہ عرض کرے گا: مولیٰ! بَس یہ آخری سُوال ہے، اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا، چنانچہ اسے تیسرے درخت کے سائے میں پہنچا دیا جائے گا۔ یہاں پہنچ کر اسے اَہْلِ جنّت کی آوازیں سُنائی دیں گی، اس کا پھر دل للچائے گا، پھر عرض کرے گا: مولیٰ! مجھے جنّت میں داخِل فرما دے۔

ایک روایت میں ہے: اب اللہ پاک فرمائے گا: اے اِبْنِ آدم! مانگ، تمنّا کر (یعنی تُو جو کچھ چاہتا ہے، سب ایک ہی بار مانگ لے)، اب بندہ مانگنا شروع کرے گا (مولیٰ! یہ بھی عطا فرما دے، وہ بھی عطا فرما دے، یُوں مانگتا جائے گا، مانگتا جائے گا)، جب اپنی خواہش کے مُطَابق سب کچھ مانگ لے گا تو اللہ پاک اس کی مانگ سے 10 گُنا زیادہ اسے عطا فرما دے گا۔[1]

1... مسلم، کتاب الایمان، صفحہ: 91-92، حدیث: 187-188۔ ملخصًا

اللہ! اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمایئے! ہمارا پیارا اللہ پاک کس قدر مہربان ہے، اُس کی رحمت کتنی وسیع ہے، ہم اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ کاش! ہم گنہگاروں کو رَبِّ کریم کے دریائے رحمت سے صِرف ایک قطرہ ہی نصیب ہو جائے تو اِنْ شَآءَاللّٰہُ الْکَرِیْم! دُنیا اور آخرت دونوں ہی سَنْوَر جائیں گی۔

میں نے مانا کہ سب سے بُرا ہوں	کس کا ہوں؟ تیرا ہوں میں ترا ہوں
ناز رَحمت پہ مجھ کو بڑا ہے	یا خُدا تجھ سے میری دُعا ہے[1]

آیتِ کریمہ پر عَمَل کے طریقے

اے عاشقانِ رسول! رَبِّ کریم نے فرمایا:

اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:2)	ترجَمۂ کنزالایمان: بہت مہربان رحمت والا۔

اس آیتِ کریمہ پر ہم نے عَمَل کیسے کرنا ہے؟ اور اس سے ہمیں کیا کیا مدنی پھول حاصِل ہوتے ہیں:

(1): رَحْمتِ اِلٰہی پر بھروسہ رکھئے...!!

اس تعلق سے پہلا مدنی پھول تو یہ ہے کہ ہمیں چاہئے ہم ہمیشہ اللہ پاک کی رحمت سے اُمّید رکھیں، کبھی بھی مایوس نہ ہوں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ (پارہ:24، سورۂ زمر:53)	ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہو۔

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:137۔

مُعَاشرے میں مایُوسی کی مثالیں

آج کے دور میں ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی برائیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں لوگ مایُوس جلد ہو جاتے ہیں؛ ❁ ایک دِن دُکان پر آمدن کم ہوئی تو دِل پریشان ہو جاتا ہے ❁ بیمار ہو گئے تو مایُوسی ❁ کوئی پریشانی آئے تو مایُوسی ❁ مصیبت آجائے تو مایُوسی ❁ ہمارے نوجوان امتحان میں فَیْل ہو جائیں تو مایُوس ہو جاتے ❁ بعض نادان تو مایُوسی کے گڑھے میں ایسے گرتے ہیں کہ تنگدستی، غربت، پریشانی اور امتحان وغیرہ میں ناکامی سے مایُوس ہو کر خود کُشی کی راہ لے لیتے ہیں۔

اللہ پاک محفوظ فرمائے۔ اللہ پاک کی رحمت سے ہرگز مایُوس نہیں ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے پوچھا گیا: سب سے بڑا گُناہ کیا ہے؟ فرمایا: اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے بے خوفی اور اس کی رحمت سے مایُوس ہو جانا۔[1]

میں نے مانا کہ حامِد گنہگار ہے | مَعْصِیَت کیش ہے اور خَطا کار ہے
میرے مولیٰ مگر تُو تو غفّار ہے | کہتی رحمت ہے مجرِم سے لَاتَقْنَطُوْا

اللہ اللہ اللہ اللہ[2]

(2): دُنیا میں زُہد اختیار کیجئے...!!

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے فرمایا:

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ(۲) (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:2) | ترجَمۂ کنزالایمان: بہت مہربان رحمت والا۔

1 ...کنز العمال، جلد:1، جز:2، صفحہ:167، حدیث:4322 ملتقطاً۔
2 ...بیاضِ پاک، صفحہ:12۔

اس آیتِ کریمہ پر عمل کے تعلق سے ایک مدنی پھول علّامہ محمد بن یوسف سَنُوسی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے ذِکْر فرمایا، آپ کے ارشادات کا خُلاصہ ہے: اللہ پاک نے اپنی 2 صِفَات صِفَت رحمٰن اور صِفَتِ رَحِیْم کو ایک ساتھ ذِکْر فرمایا، روایات کے مُطَابِق صِفَتِ رَحْمٰن کا تعلق دُنیوی نعمتوں کے ساتھ ہے اور صِفَتِ رحیم کا تعلق اُخْروِی انعامات کے ساتھ ہے۔ عقل مند وہ ہے جو ان دونوں صِفَات کا فیضان حاصِل کرے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی دُنیا کی صِرف وہی نعمتیں اِخْتیار کرے جو اُخْروی نعمتوں کا ذریعہ بنیں، مثلاً ❁ ایمان دُنیا کی عظیم تَرِیْن نعمت ہے اور آخرت میں اسی کی بدولت جنّت نصیب ہوگی ❁ اسی طرح عبادات، نیک اَعْمال، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، والدین کی خِدْمت، نیک سلوک، اچھے اَخلاق، یہ وہ نعمتیں ہیں جو آخرت میں کام آئیں گی ❁ اسی طرح وہ نعمتیں جو ان نیک کاموں میں مُعَاوِن و مددگار ہوں، جیسے مُناسب کھانا نعمت ہے، اس سے عبادت پر قُوَّت ملتی ہے، مُناسب مِقْدار میں حلال روزی، اس سے دِل پُر سکون اور مطمئن رہتا ہے اور آدمی اطمینان کے ساتھ عبادت کر سکتا ہے، غرض؛ دُنیا میں 2 طرح کی نعمتیں ہیں جو آخرت میں کام آئیں گی: (1): ایک وہ نیک اعمال جن کا ثواب ملے گا (2): دوسری وہ نعمتیں جو عبادت اور نیکی پر مُعَاوِن ہوں، بندے کو چاہئے کہ یہی 2 طرح کی نعمتیں اختیار کرے، ان کے عِلاوہ دُنیا کی عیش و عشرت وغیرہ سے بے رغبت ہو جائے، ایسا کرے گا تو اسے صِفَتِ رَحْمٰن کا بھی فیضان نصیب ہوگا کہ دُنیا بہتر ہو جائے گی اور صِفَتِ رَحِیْم کا بھی فیضان نصیب ہوگا کہ آخرت سَنْوَر جائے گی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ راہِ عمل ہے، اللہ پاک نے فرمایا:

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِۙ۝۲ (پارہ:1، سورۂ فاتحہ:2) | ترجَمۂ کنزالایمان: بہت مہربان رحمت والا۔

1 ...شرح اَسْماءِ الحسنٰی للسنوسی، صفحہ:27، 28 ملخصًا۔

اس پر عَمَل کرنا ہے، کیسے ہو گا؟ زُہد اختیار کر کے، دُنیا کی عیش و عشرت سے مُنہ پھیر کر، فضول خواہشات کی قربانی دے کر، اگر یہ قربانی دیں گے، دُنیوی عیش و عشرت، مال و دولت کی محبّت دِل سے نکالیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی صِفَتِ رَحْمٰن اور صِفَتِ رَحِیْم دونوں کا فیضان ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو دونوں جہان میں کامیابی مُقَدَّر ہو جائے گی۔ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں: جنّت کی تمام نعمتوں کو اگر 2 لفظوں میں بیان کیا جائے تو وہ یہ ہیں: (1): راحت (کہ جنّت میں راحت، آرام، سکون ہو گا) (2): خواہشات (کہ جنّت میں آدمی کی ہر خواہش پُوری ہو گی)۔ پس یہ 2 چیزیں یعنی راحت و آرام اور دُنیوی خواہشات اس دُنیا میں چھوڑ دو، (اللہ پاک نے چاہا تو) جنّت میں داخِلہ مل جائے گا۔[1]

حضرت مالِک بن دینار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے میرے استاد صاحِب نے فرمایا: اے مالِک! اگر اللہ پاک کا قُرب چاہتے ہو تو اپنے اور دُنیوی خواہشات کے درمیان لوہے کی دیوار کھڑی کر دو...!![2]

اللہ پاک ہمیں دُنیا کی محبّت، یہاں کی عیش و عشرت اور فضول خواہشات سے محفوظ فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مَحبَّت میں اپنی گُما یاالٰہی!	نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
رہوں مست و بے خود میں تیری وِلا میں	پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی!
مِرے دل سے دنیا کی چاہت مٹا کر	کر اُلفت میں اپنی فَنا یاالٰہی![3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّین، صفحہ: 110۔
2 ...تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّین، صفحہ: 110۔
3 ...وسائِلِ بخشش، صفحہ: 105۔

روزِ جزا کا مالِک

سورۂ فاتحہ، آیت:3 میں اللہ پاک نے فرمایا:

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ۝۳ (پارہ:1،سورۂ فاتحہ:3) | ترجمہ کنزالایمان: روزِ جزا کا مالک۔

یہ مقامِ خوف ہے، پہلے رحمت کا ذِکر ہوا، بتایا گیا کہ اللہ پاک رَحْمٰن بھی ہے، رَحِیْم بھی ہے، اس کی رحمتوں کی کوئی انتہا نہیں ہے، اب فرمایا:

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ۝۳

وہ روزِ جزا کا مالِک بھی ہے کوئی اس کی رحمت پر بھروسہ جما کر بے لگام نہ ہو جائے بلکہ یاد رکھو! ✿ اس دُنیا کے بعد بھی ایک جہان ہے ✿ مرنے کے بعد ہمیں اُٹھایا جائے گا ✿ قیامت قائِم ہو گی ✿ یہ زمین تانبے کی زمین سے بدل دی جائے گی ✿ آسمان لپیٹ دیا جائے گا ✿ سورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا۔ یہ 50 ہزار سال کا دِن ہو گا جسے یَوْمُ الدِّین یعنی جزا کا دِن کہا جاتا ہے اس دِن عدل قائِم ہو گا۔ دُنیا میں تو عارِضی طور پر بندوں کو بھی حکومت و اختیارات دیئے گئے ہیں وہاں صِرْف اللہ پاک ہی مالِک ہو گا۔

اس دُنیا میں جُرم کی سزا سے بچنے کے بہت راستے ہیں ✿ جو پیسے والا ہے، وہ رِشوت دے کر عدل و اِنْصاف کا خون کر دیتا ہے ✿ جو تیز زبان والا ہے، وہ الٹی سیدھی دلیلیں دے کر بچنے کی راہ نکال لیتا ہے ✿ کوئی ناجائِز سفارش کے ذریعے سزا سے بچ جاتا ہے مگر ایک دِن آنے والا ہے ✿ وہاں رشوتیں کام نہ آئیں گی ✿ وہاں چَرْب زبانی، الٹی سیدھی دلیلیں نہیں چلیں گی ✿ بہانے کام نہ آئیں گے، وہاں عدل ہو گا، اِنْصاف ہو گا۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِیْهِۙ۝۱۱ وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِیْهِۙ۝۱۲ وَ فَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ | ترجمۂ کنزالعرفان: مجرم آرزو کرے گا، کاش! اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے

تُؤْوِيْهِ ﴿۱۳﴾ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ (پارہ:29، سورۂ معارج:11 تا 14)	میں اپنے بیٹے دیدے۔اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی۔اور اپنا وہ کنبہ جو اسے پناہ دیتا ہے۔اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب، پھر یہ (بدلہ دینا) اسے بچالے۔

یعنی اُس دِن مجرم چاہے گا کہ مجھ سے فِدْیہ لے کر مجھے چھوڑ دیا جائے، میرے بیٹے، میرے بھائی، میرے دوست، میرا پُورا قبیلہ یہاں تک کہ دُنیا کا سارا مال و دولت لے کر مجھے عذاب سے نجات دے دی جائے مگر

كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ (پارہ:29، سورۂ معارج:15، 16)	ترجمۂ کنزالایمان: ہرگز نہیں وہ تو بھڑکتی آگ ہے کھال اتار لینے والی۔

اَعْضا گواہی دیں گے

روایات میں ہے: ایک شخص روزِ قیامت گُناہوں سے انکار کر دے گا، کہے گا: مولیٰ! میں نے تو گُناہ کئے ہی نہیں۔ اللہ پاک اس کے اَعْضَا کو حکم دے گا، اس کے ہاتھ، اس کی زبان، اس کے جسم کے مختلف اَعْضَا بول کر کہیں گے: مولیٰ! ہم گواہ ہیں، اس نے فُلاں فُلاں گُناہ کئے ہیں۔ (1)

اَللّٰہُ اَکْبَر! غور فرمایئے! جب اپنے اَعْضَا، ہاتھ، پاؤں، زبان وغیرہ ہی اپنے خِلاف گواہی دینے لگیں تو بتایئے! بچنے کی راہ کیا ہو گی...؟؟ اس لئے قیامت کا دِن سخت ہولناک دِن ہے، وہاں حِسَاب دینا آسان نہیں، بہت دُشوار ہے۔ قیامت کے دِن صِرف 2 ہی سہارے ہوں گے: اللہ پاک کی رحمت نصیب ہو جائے یا اس کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ شفاعت مل جائے۔

1... معجم کبیر، جلد:4، صفحہ:287، حدیث:7567۔ ملخصًا

رحمت کا حقدار کون...؟

اور رحمت کسے ملے گی؟ اللہ پاک فرماتا ہے:

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ (پارہ:8، سورۂ اعراف:56) | ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کی رحمت نیکوں سے قریب ہے۔

یعنی اللہ پاک کی رحمت چاہتے ہو تو نیک بنو اور نیک لوگوں کے قریب رہو کہ نیکی اور نیک لوگ اللہ پاک کی رحمت کے دروازے ہیں۔ (1)

انسان دُنیا میں دُکاندار ہے

صُوفیا فرماتے ہیں: انسان اس دُنیا میں گویا دُکاندار ہے، زِندگی اس کی دُکان ہے اور اس کے اَعْمَال وہ سودا ہے جو یہ بیچتا ہے۔ اگر اَعْمَال اچھے ہیں تو ان کا خریدار رَبِّ ذُوالجلال ہے اور ان کی قیمت ہے: جنّت۔ اگر اس کے اَعْمَال بُرے ہیں تو ان کا خریدار شیطان ہے اور قیمت ہے: دوزخ۔ (2)

لہٰذا جو اللہ پاک کی رحمت اور جنّت کا طلب گار ہے، اپنے اَعْمَال اچھے کرے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! روزِ قیامت رَبِّ رَحْمٰن و رَحِیْم کی رحمت بھی نصیب ہو گی، مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت بھی ملے گی اور اللہ پاک نے چاہا تو جنّت ٹھکانا ہو گی۔

باغِ جنّت میں مُحَمَّد مسکراتے جائیں گے
پھول رحمت کے جھڑیں گے، ہم اُٹھاتے جائیں گے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:8، سورۂ اعراف، زیرِ آیت:56، جلد:8، صفحہ:541 بتغیر قلیل۔

2 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:204 تا 206، جلد:2، صفحہ:337 بتغیر قلیل۔

دُنیا میں بھی مکافاتِ عَمَل جاری ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے فرمایا:

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِؕ﴿۳﴾ (پارہ:1،سورۂ فاتحہ:3) | ترجمۂ کنزالایمان: روزِ جزا کا مالک۔

اس جگہ یَوْمِ الدِّیْن یعنی روزِ جزا سے مراد قیامت ہی کا دِن ہے، تقریباً سب مُفَسِّرِین نے اس کا یہی معنٰی بیان کیا ہے۔ البتہ علّامہ بُقاعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس جگہ ایک اور معنٰی کی طرف تَوَجُّہ دِلائی، آپ فرماتے ہیں: حقیقت میں یَوْمِ الدِّیْن کا معنٰی ہے: جزا کا دِن (اور ضروری نہیں کہ یہ دِن روزِ قیامت ہی ہو) کیونکہ گُناہ کی سزا مُتَاَخِّر نہیں ہوتی بلکہ جیسے ہی بندہ گُناہ کرتا ہے، اس کی سزا کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک مؤمن جب گُناہ کرتا ہے تو اس کے دِل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے[1] (یہ ہے سزا کا سلسلہ جو گُناہ کرتے ہی شروع ہو گیا)، اسی طرح بُرائی کا نتیجہ (جو تنگدستی، غربت، محتاجی، مشکلات، حادِثات وغیرہ کی صُورت میں) دُنیا میں بندے کو پیش آتا ہے، وہ بھی اُسی گُناہ ہی کی سزا ہے، اسی طرح غم، پریشانی، بے چینی، بے سکونی وغیرہ یہ سب گُناہوں کی سزائیں ہیں اور ان سب کا مالِک صِرْف وصِرْف اللہ پاک ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! بندہ اپنے اَعْمَال پر اختیار رکھتا ہے مگر ان کے نتائج کا مالِک نہیں ہے، ہم کھانا کھا سکتے ہیں مگر وہ کھانا پیٹ میں جا کر طاقت کا ذریعہ بنے گا یا زہر بن کر ہمیں موت کی طرف لے جائے گا، اس کے مالِک ہم نہیں، اللہ پاک ہے، بندہ نیکی کرے یا گُناہ، یہ اس کے اختیار میں ہے، جب بندے نے کوئی گُناہ کیا، گویا یہ ایک تیر تھا جو کمان سے نکل

---

1 ...ابنِ ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الذنوب، صفحہ:688، حدیث:4244۔

2 ... تفسیر نظم الدُّرر، پارہ:1، سورۂ فاتحہ، زیرِ آیت:3، جلد:1، صفحہ:14-15 ملتقطاً۔

گیا، اب اس کا نتیجہ نکلے گا اور نتیجہ نکلنے کے دِن کا مالِک اللہ پاک ہے، کوئی بڑے سے بڑا سیٹھ، مالدار، طاقت و قُوّت والا بادشاہ گُناہوں کے نتائج کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا، کیوں؟ اس لئے کہ

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾

روزِ جزاء کا مالِک اللہ پاک ہے۔ بندے کو اس پر کوئی اختیار نہیں۔

گُناہ کبھی بُھلایا نہیں جاتا

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اَلْبِرُّ لَا یَبْلٰی وَالْاِثْمُ لَا یُنْسٰی وَالدَّیَّانُ لَا یَمُوْتُ فَكُنْ كَمَا شِئْتَ كَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنی نیکی کبھی پُرانی نہیں ہوتی اور گناہ بُھلایا نہیں جاتا، جزا دینے والا (یعنی اللہ پاک) کبھی فنا نہیں ہو گا، جو چاہو بنو! (یعنی نیک یا گنہگار) **جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔**[1]

کیسے سبق آموز اور دِل پر نقش کر لینے کے لائق الفاظ ہیں: **نیکی کبھی پُرانی نہیں ہوتی اور گُناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا۔**

فقیر کو دھتکارا تو خُود فقیر بن گیا

شیخ سعدی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں: ایک نیک دِل آدمی تھا، اللہ پاک نے اسے بہت مال و دولت سے نوازا تھا، مال داری کے ساتھ ساتھ یہ بہت ہمدرد، نرم دِل اور سخی بھی تھا، غریبوں فقیروں کی مدد کرنے میں اسے بہت خوشی ملتی تھی، یہی وجہ تھی کہ اس کے دروازے پر غریبوں، فقیروں کی بِھیڑ لگی رہتی تھی، ایک مرتبہ رات کے وقت ایک فقیر

[1]... مصنف عبد الرزاق، جلد:10، صفحہ:189، حدیث:20430۔

نے اس کے دروازے پر صَدا لگائی، اُس امیر آدمی نے اپنے غُلام کو بھیجا کہ جاؤ! فقیر کی ضرورت پُوری کر دو۔ غُلام نے جیسے ہی دروازہ کھولا، فقیر پر اس کی نظر پڑی تو اس کی چیخ نکل گئی اور بے اختیار اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، اس امیر آدمی نے جب اپنے غلام کو غمگین دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی، غُلام نے عرض کیا: عالی جاہ! آپ کی غُلامی میں آنے سے پہلے میں ایک اور امیر شخص کی غُلامی میں تھا، وہ بھی بہت مالدار تھا، ایک مرتبہ اُس کے دروازے پر ایک فقیر نے صدا لگائی، اُس مالدار شخص نے فقیر کی مدد کرنے کے بجائے مال و دولت کے نشے میں آکر اُس فقیر کو بہت ذلیل کیا اور غُلاموں کے ذریعے اُس فقیر کو دھکے دے کر نِکلوا دیا۔ بس وہ دِن تھا کہ اُس مالدار شخص کے بُرے دِن شروع ہوئے، تھوڑے ہی عرصے میں اُس کا حال بے حال ہو گیا، محتاجی، تنگ دستی اور غربت نے اس کے گھر ڈیرا ڈالا، دوست احباب سب چھوڑ گئے، اے میرے آقا! ابھی جو فقیر دَروازے پر آیا تھا، یہ وہی میرا پہلے والا مالِک تھا، اس کی یہ حالت دیکھ کر میری چیخ نکلی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ غُلام کی یہ ساری بات سُن کر نیک دِل آقا نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ حیرت والی بات نہ بتاؤں...! وہ فقیر جسے تمہارے پہلے مالِک نے دھکے دِلوا کر نکال دیا تھا، وہ فقیر کوئی اور نہیں بلکہ میں ہی تھا، **آج دیکھو! وقت کی کیسی کایا پلٹی اور قدرت نے اسے میرے ہی دروازے پر بھیک مانگنے کے لئے لا کھڑا کیا۔** (1)

جے چاہوِیں تے راہ جاندَے نُوں تخت عطا فرماوِیں
جے چاہوِیں تے شاہاں کوُلوں دَر دَر خَیر منگاوِیں

---

1 ...بُوستانِ سعدی، باب دُوُم، صفحہ: 80۔

وضاحت: اے اللہ پاک تُو بے نیاز ہے، تُو چاہے تو غریبوں فقیروں کو تخت عطا فرما دے اور تُو چاہے تو بادشاہوں کو فقیر بنا دے۔

اتنا مغرور نہ بن سامنے تاریخ بھی رکھ | بانٹنے والا بھی خیرات پہ آ سکتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا مکافاتِ عَمَل ہے، ہم جو کریں گے، وہ بھریں گے، اس لئے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ۝۳

دُنیا میں بھی، آخرت میں بھی، روزِ جزا کا مالِک، ہمارے اَعْمَال کے نتائج کا مالِک اللہ پاک ہے۔ اللہ پاک ہمیں نیکیاں کرنا، اچھے اچھے کام کرنا اور اچھی ہی جزا پانا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دارُ الاِفتاءِ اہلسنت ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ! دعوتِ اسلامی عِلْمِ دین کا فیضان عام کرنے میں مَصْرُوف ہے، دعوتِ اسلامی کے I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: **Darul Ifta Ahlesunnat** (دار الافتاء اہلسنت)۔

اس ایپلی کیشن میں آپ کو ملیں گے: درجنوں مذہبی اور معاشرتی سوالات کے تحریری فتاویٰ ❀ عقائد کے متعلق احکام ❀ قرآن و حدیث کے متعلق احکام ❀ وضو، غسل اور ناپاکی کے احکام ❀ نماز کے متعلق مسائل ❀ مفتیانِ دعوتِ اسلامی کے اہم تربیتی اور معلوماتی ویڈیو کلپس اور بیانات ❀ معاشرتی اور مذہبی پہلوؤں پر رہنمائی کرتے مختلف

آرٹیکلز اور کتابیں ✿ مفتیانِ کرام کے مختلف علمی، تربیتی اور شرعی معلومات پر مبنی سلسلے ✿ تجارت کورس ✿ فرض علوم کورس اور بہت کچھ۔ یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے! خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے، آیئے! وُضُو کی ایک سُنّت سیکھتے ہیں:

وُضُو کی ایک سُنّت: ہاتھ دھونا

وُضو کی کل 14 سنّتیں ہیں، ان میں سے تیسری سُنّت ہے: **پہنچوں تک ہاتھ دھونا۔**[1]
وضاحت: ہاتھ کی ہتھیلی اور کلائی کا جوڑ ہے، اسے پہنچا یا گُٹ کہتے ہیں۔ وُضُو کی ابتدا میں دونوں ہاتھ گُٹ تک 3-3 مرتبہ دھولینا سُنّت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: (وُضُو میں) ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے گُناہ جھڑ جاتے ہیں۔[2]

اِسْلام اور ہینڈ واشنگ ڈے (Handwashing Day)

✿ طِبّی حوالے سے ہاتھ نہ دھونا جلدی امراض مثلاً ✱۔ چکن پوکس (Chiken Pox) ✱۔ خسرہ (Measles) ✱۔ خارش ✱۔ چنبل (Eczema) ✱۔ ہیپاٹائٹس اے (Hepatitis A) ✱۔ فوڈ پوائزنگ (Food Poisoing) ✱۔ ہیضہ (Cholera) ✱۔ اور معدے کے امراض وغیرہ کا سبب بن سکتا ہے ✿ ایک رپورٹ کے مطابق سالانہ لاکھوں افراد ہاتھ نہ دھونے کے سَبَب مختلف امراض کا شکار ہوتے ہیں، اسی لئے عالمی ادارۂ

---

1 ...بہارِ شریعت، جلد: 1، صفحہ: 293 بتغیر قلیل۔
2 ...مسند امام احمد، جلد: 1، صفحہ: 190، حدیث: 423۔

صحت کے تحت 15 اکتوبر کو دنیا بھر میں ***Handwashing Day*** منایا جاتا ہے۔

سبحٰنَ اللہ! دِینِ اسلام پر ہماری جانیں قربان...!! سائنس کی آج آنکھیں کھلی ہیں، اسلام نے صدیوں پہلے وُضو میں ہاتھ دھونے کو سُنّت قرار دیا ہے۔

اللہ پاک ہمیں عشقِ رسول میں مچل کر سنتیں اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔